© rasailojaraid.com

لطف اندوز ہو رہے ہوں گے "

بہرحال برہان میں جو مقالہ شائع ہو رہا ہے اس کا مقصد صرف دیوان سے متعارف کرانا ہے ورنہ خواجہ صاحب موصوف نے اس کو باقاعدہ اڈٹ کرنے اور اس پر ایک سیر حاصل مقدمہ لکھ کر شائع کرنے کا عزم کر لیا ہے اور ہمت مردانہ سے کام لے کر اس کا آغاز بھی کر دیا ہے۔ اگر کوئی صاحب اس سلسلہ میں خواجہ صاحب کو کچھ مفید معلومات پہنچا سکیں تو برہان کی معرفت وہ موصوف کو لکھیں خواجہ صاحب شکرگذار ہوں گے۔

برہان کی گذشتہ دو اشاعتوں میں جس رسم کی قباحت و شناعت اور اس کے غیر اسلامی ہونے کی نسبت ہم نے لکھا ہے۔ اب سوال یہ ہے کہ اس کا انسداد کیوں کر کیا جائے؟ اس کو ختم کرنے کی آسان اور عملی صورت یہ بھی ہے کہ مقامی علما و مشائخ کرام اس مسئلہ کی نزاکت اور اس کے دور رس اثرات کا احساس کریں اور تقریراً و تحریراً انھیں روزمرہ کی صحبتوں میں اور مواعظ و مجالس میں اس کے مضر اثرات و نقصانات کو بار بار شدومد کے ساتھ بیان فرمائیں اور جو حضرات ان کے حلقۂ ارادت وعقیدت میں شامل ہوں ان سے عہد لیں کہ وہ نہ صرف اس رسم سے بلکہ تمام غیر اسلامی رسوم سے خود کوئی واسطہ نہیں رکھیں گے اور اپنے کسی دوست یا رشتہ دار کو بھی ان سے واسطہ نہیں رکھنے دیں گے اس کے علاوہ مقامی مسلم جماعتوں اور سوشل اداروں کا یہ بھی فرض ہے کہ وہ برابر اس بات کا خیال رکھیں کہ ان کے دائرہ اثر و عمل میں کہیں کسی جگہ اس رسم پر عمل نہیں ہو رہا ہے اگر عمل ہو رہا ہے تو انھیں چاہیے کہ اسلام کے نمایندہ بن کر ان لوگوں کو سمجھائیں اور اس سے ان کو باز رکھنے کی کوشش کریں۔ ساتھ ہی ان مسلم اداروں کو اس سے بھی باخبر رہنا چاہیے کہ ان کے شہر یا قصبہ میں کوئی مسلمان گھرانہ ایسا تو نہیں ہے جہاں اس رواج کے باعث کوئی لڑکی جوان ہو کر بھی بغیر بیاہ کے بیٹھی ہوئی ہو اگر ہو تو ان جماعتوں کو کوشش کرنی چاہیے کہ وہ اس لڑکی کے لئے کوئی مناسب رشتہ تلاش کر کے والدین کو آمادہ کریں کہ وہ اس کی شادی کر دیں۔ پہلے یہ کام وہ مشائخ کرتے تھے جن کی جگہ جگہ خانقاہیں

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

تھیں عوام سے یہ حضرات ربط و ضبط رکھتے تھے۔ مشائخ طریقت ہونے کے علاوہ مسلمانوں کی نجی اور گھریلو زندگی میں ان کے معتبر کارہمدرد اور رہنما ہوتے تھے یا وہ علما کرتے تھے جو اپنا فرض صرف مدرسہ میں پڑھا دینا ہی نہیں سمجھتے تھے بلکہ عوام کی زندگی میں دخیل ہو کر ان کے روزمرہ کے معاملات میں اسلامی طریقے پر ان کی رہنمائی کرتے تھے اب یہ چیزیں رفتہ رفتہ قوم سے مفقود ہوتی جا رہی ہیں سیاسی یا نیم سیاسی معاملات و مسائل نے ہمارے علما کی توجہات کو اس طرح اپنی طرف کھینچ لیا ہے کہ اب ان کو مسلمانوں کے معاشرتی امور و مسائل کی طرف توجہ کرنے کی فرصت ہی نہیں ہے۔

جہاں تک ہمیں معلوم ہے مسلمانوں میں پنجابی اور میمن دو ایسی جماعتیں ہیں جنھوں نے معاشرتی امور سے متعلق اپنی اپنی برادریوں کی تنظیم ایسے اعلیٰ طریقہ پر کرلی ہے کہ دوسرے مسلمان ان سے بہت کچھ سبق حاصل کرسکتے ہیں میمن برادری مسلمانوں کا ایک نہایت متمول اور خوش حال طبقہ ہے لیکن اس کے باوجود ان حضرات کے ہاں کوئی غریب ہو یا امیر اس کے لئے ناممکن ہے کہ وہ اپنے لڑکے یا لڑکی کی تقریب شادی پر بارہ سو روپیہ سے زیادہ خرچ کرے۔ اسی میں لڑکی کا زیور اور جہیز تیار کرنا ہوگا اور اسی میں برادری کی ضیافت وغیرہ کا انتظام کرنا ہوگا۔ پنجابی اور میمن حضرات کی اپنی اس تنظیم کا ہی نتیجہ ہے کہ جو معاشرتی مفاسد دوسرے مسلمانوں میں پائے جاتے ہیں وہ انکے یہاں نہیں ہیں۔ سب آپس میں ایک دوسرے کی امداد باہمی کے اصول پر چلکر رہتے ہیں اور برادری کی پنچایت کا اثر و اقتدار اس درجہ قوی ہوتا ہے کہ کوئی شخص اس کو نظر انداز نہیں کرسکتا اگر عام مسلمان بھی اپنے اپنے حلقوں میں اس طرح کی پنچایتیں بنالیں تو بہت سے معاشرتی اور سماجی مفاسد سے محفوظ رہ سکتے ہیں۔

حال ہی میں ہفتہ وار "جد و جہد" کے نام سے اردو صحافیات میں ایک قابل قدر اضافہ ہوا ہے۔ اسرار احمد صاحب آزاد اور عبدالمعین صاحب زیدی ایسے تجربہ کار و سنجیدہ جریدہ نگاروں کی ادارت میں دلی سے شائع ہوتا ہے اب تک اس کے نو نمبر نکل چکے ہیں اور ہر نمبر ظاہری و معنوی ہر اعتبار سے ایک دوسرے سے بڑھ چڑھ کر ہے۔ سنجیدہ اداریے۔ پر مغز شذرات حالات حاضرہ سے متعلق معلومات افزا مقالات۔ ملکی و قومی معاملات و مسائل پر بے لاگ مگر مدلل تبصرے، تاریخی، ادبی اور سیاسی موضوعات پر مختصر مگر بصیرت افروز مضامین معیاری غزلیں اور نظمیں، غرضکہ ایک جریدہ اسبوعیہ کے باذوق قاری کو اپنے ذوق کی تسکین کے لئے جو کچھ چاہئے وہ سب اس میں موجود ہوتا ہے۔ ہلال سائز کے اٹھارہ صفحات ضخامت۔ کاغذ اور کتابت و طباعت اعلیٰ قیمت فی کاپی ۴ر پتہ: ہفتہ وار "جد و جہد" گلی قاسم جان دہلی

© rasailojaraid.com